Session: 2020-21

KNOWLEDGE SERIES-I

ہندوستان میں اقلیتوں کے حقوق

(Rights of Minorities in India)

(For Academic and Knowledge Dissemination Purpose Only)

Prepared by

Dr. K. M. Ziyauddin

Assistant Professor, ACSSEIP, MANUU)

Al Beruni Centre for the Study of Social Exclusion and Inclusive Policy

Maulana Azad National Urdu University,

Gachibowli, Hyderabad-500032

تعارف

ہندووستان میں مختلف گروہوں اور مذاہب کے لوگ بستے ہیں اوران سب کا طرز زندگی' ان کی ثقافت مختلف ہے۔ یہاں کے لوگوں میں ذات، طبقات، مذاہب، اورلسانی وابستگیوں پر ہم آہنگی نہیں ہے۔ عوامی جگہوں پر نسلی، مذہبی اورلسانی اقلیتوں کی روزمرہ زندگی کے بارے میں بحث کی وجہ سے ان کی حوصلہ شکنی ہوتی ہے۔ سیاسی مداخلت کی وجہ سے اقلیتوں کے مسائل میں اضافہ ہورہا ہے۔

آبادی کے لحاظ سے دیکھا جائے تو اس ملک میں ہندوا کثریت میں ہے۔ مردم شماری کی رپورٹ کے بموجب مجموعی آبادی کا 80.5 فیصد ہندو ہے۔ جبکہ مسلمان اور عیسائی اقلیتی طبقات بالترتیب 13.4 فیصد اور 2.3 فیصد میں ہیں۔ تاہم ملک کی تعمیری ترقی کے لئے آئین میں دیے گئے شہریوں کے بنیادی ضروریات جیسے ان کے طرز زندگی، معیشت، سیکورٹی، روزگار، تعلیم، صحت اور ہم آہنگی کو دیکھا جاتا ہے ان کی اقلیتی آبادی کو نہیں۔ ادستور کے رہنمایانہ خطوط اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کرتے ہیں۔ سپریم کورٹ اور دستور ہند نے تمام شہریوں بشمول اقلیتوں کو کوئی بھی مذہب اختیار کرنے کی مکمل آزادی عطا کی ہے۔ یہ ایک بنیادی حق ہے۔ دستور ہند کے آئین کے تحت ہندوستان ایک سیکولر ملک ہے مگر اس کے باوجود مذہب کے اعتبار سے آرٹیکل 25 تا 30 میں بتایا گیا ہیکہ شہریوں کو امن کے ساتھ اپنے مذہب پر چلنے کی اجازت بھی دیتا ہے۔

لیکن یہاں سوال یہ ہیکہ یہ حقوق حاصل ہونے کے باوجود اقلیتوں کے مسائل اوران کے حقوق کا مکمل تحفظ کس طرح حاصل ہوسکتے ہیں۔ برطانوی دور حکومت میں نوآبادیاتی تعمیرات کا سلسلہ تھا' ہندوستان نے آئینی اور حکومتی منصوبہ بندی کے تحت نوآبادیاتی تعمیر کو برقرار رکھا ہے۔ برطانوی دور حکومت ''آپس میں لڑاو اور حکومت کرو' کے طرز پر حکومت کی تھی۔ اب ہندوستانی سیاستداں بھی شہریوں کو آپس میں مذہب کے نام پر تقسیم کرواکر' مختلف مذاہب کے ماننے والوں کو ووٹ بنک کی طرح استعمال کررہے ہیں۔ ریاستی پالیسی کے ہدایت کے اصولوں (DPSP) کے تحت فلاح و بہبود ' مذہبی آہنگی اور سماجی اور معاشی ترقی کو نظر انداز کردیا گیا۔ گندی سیاست کے تحت آینی منصوبہ بندی کو ختم کردیا گیا۔ 68 سالہ ملک کو پانچ ہزار پرانا ملک کے طرز پر چلا گیا۔ ماضی میں تعصب اور جانبدری کے عناصر کے تحت اس دور میں بھی ان ہی خطوط پر عمل کیا جاتا تھا۔

اقلیت کے معنی ومفہوم

عام الفاظ میں ’’اقلیت‘‘ کا مطلب ہیکہ نصف سے زائد آبادی پر مشتمل ایسا گروپ جونسل، مذہب، روایات اور ثقافت، زبان وغیرہ میں دوسروں سے مختلف ہو۔ ہندوستان کے آئین میں ’’اقلیت‘‘ لفظ آرٹیکل 29 تا30اور350A تا350B میں موجود ہے۔کہیں اوراس کا ذکرنہیں ہے۔آرٹیکل 29 میں اقلیتوں کا لفظ موجود ہے جوایک مخصوص زبان‘ ثقافت‘ رسم الخط کے بارے میں ہے۔ یہ کسی خاص کمیونٹی یا پھر اکثریتی کمیونٹی کے اقلیتی گروپ کے بارے میں لیا جاسکتا ہے۔

آرٹیکل 30 اقلیتوں کی زبان اور مذہب کے بارے میں ہدایات دیتا ہے۔سپریم کورٹ کے ہدایات کے مطابق آرٹیکل 30 اقلیت دراصل ریاست میں موجود اقلیتی زبان اور مذہب کے اعتبار سے دیکھا جائے نہ کہ تمام ملک کے عوام کے۔اسی طرح پسماندہ طبقات اور پسماندہ قبائل کی شناخت بھی ریاستی سطح پر دیکھی جائے نہ کہ ملکی سطح پر۔

سماجی طور پر، اقلیتی گروہوں کا تصورصرف ایک عددی فرق سے کہیں زیادہ ہے۔سماج میں اکثریتی گروہوں کے درمیان اقلیتوں کے مقابلے میں مال‘ اقتدار اور وقار زیادہ ہے۔اعداد وشمار سے زائد اقلیتوں کو ماتحتین کا درجہ دیا جاتا ہے۔کئی جگہوں پر اقلیتیں دراصل اکثریت میں ہوتے ہیں لیکن ان کو مقام اور عہدہ حاصل نہیں رہتا۔اس کی مثال خواتین کی ہے۔خواتین کو اقلیتوں میں شمار کیا جاتا ہے جبکہ حقیقت یہ ہیکہ کئی ممالک میں یہ اکثریت میں ہیں۔ فضائیہ کے دوران جنوبی آفریقہ کے کالے اقلیتوں میں شمار کئے گئے جبکہ وہ اکثریت میں تھے۔اس بات سے یہ نتیجہ اخذ کیا جاتا ہیکہ اقلیت لفظ ماتحتین کے لئے لیا جاتا ہے۔

آئین میں اقلیت کا ذکر

23 اکتوبر، 1993 کو جاری کردہ اعلامیہ میں حکومت ہند نے پانچ مذہبی گروہوں یعنی مسلمانوں، عیسائیوں، سکھوں، بودھوں اور پارسیوں کو اقلیتی کمیونٹی کے طور پر منظور کیا۔دوسرے اعلامیہ میں قومی کمیشن برائے اقلیتیں(NCM) 1992 ایکٹ کے سیکشن 2 C میں جین کمیونٹی کو بھی ’’اقلیتی مذہب‘‘ کے طور پر تسلیم کیا۔ 30 جنوری 2014 کو حکومت ہند اقلیتی امور وزارت نے 6 اقلیتی مذاہب کے ایک فہرست تیار کی تھی۔

ہندوستان کے انتخابی اسمبلی کے پانچویں سیشن کے چیئر مین، راجندر پرشاد نے پرزور یقین سے کہا کہ ''ہندوستان کے تمام اقلیتوں کو ہم یقین دلاتے ہیں کہ ان کے ساتھ انصاف کیا جائیگا۔ ان کی کوئی حق تلفی نہیں کی جائیگی' ان سے کوئی جانبدار رویہ اختیار نہیں کیا جائیگا۔ ان کا مذہب، ان کی ثقافت اور ان کی زبان محفوظ ہے اور وہ شہریت کے تمام حقوق کے حقدار رہوں گے اور استحکام سے لطف اندوز ہوں گے۔ ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہ بھی ملک سے وفاداری کریں گے۔ ہم انہیں یقین دلاتے ہیں کہ ہمارا فرض ہیکہ ہم ان کی غربت' بھوک مری اور بیماری کو ختم کریں گے تا کہ وہ خوشحال زندگی گزارنے کے قابل ہو جائیں۔''

مزید یہ معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستانی آئین کے III حصہ میں آرٹیکل 29 اور 304 ہندوستانی اقلیتوں کو تحفظ فراہم کرتا ہے۔ آئین میں ''اقلیتوں'' کا ذکر صرف چار مقامات پر کیا گیا ہے۔ آرٹیکل 295 کے پیش لفظ' پر اور بعد میں آرٹیکل 30 میں اور آرٹیکل 306 کے ذیلی شق 1 اور 2 میں اقلیتوں کے بارے میں بتایا گیا۔

اقلیت کا تصور مذہبی اور لسانی اعتبار سے لیا جاتا ہے۔ برٹانیکا ج کے مطابق 'اقلیتی گروہ دراصل' عام مذہب، زبان یا مذہبی عقائد کے ساتھ مل کر جمع ہونے والے افراد کا نام ہے جنہیں سیاسی طور ایک شناخت دی گئی ہے۔

اقوام متحدہ (UN) کے ذیلی کمیشن نے اقلیتوں کے ساتھ امتیازی سلوک کے روک تھام کے لئے بتایا ہیکہ ''دوسرے غالب گروہوں کے درمیان موجود ایسے افراد جو اپنے مذہب' زبان' لسانی روایات' کو محفوظ رکھنا چاہتے ہیں۔ دراصل اقلیتی گروہ کہلاتے ہیں۔ اس طرح کے اقلیتوں کو اپنی روایات اور ثقافت کو محفوظ رکھنے کے لئے اپنے طرح کے افراد کو شامل کرنا ضروری ہے۔ ایسے افراد کو اپنی ریاست سے وفادری رکھنا ضروری ہے۔ جس میں وہ رہتے ہیں۔ سپریم کورٹ نے احمد آباد سینٹ زیورائر کالج بمقابلہ گجرات ریاست کیس میں بتایا کہ آرٹیکل 30 (ا) دستور ہند کی روح ہے۔ اس میں اقلیتوں کو اپنا مذہب اور زبان قائم رکھنے اور ان کے تعلیمی ادارے قائم کرنی کی اجازت دی گئی ہے۔ ان کے بچوں کو اعلی تعلیم حاصل کرنے اور ملک کا مستقبل شہری بننے میں کوئی رکاوٹ درکار نہیں ہے۔

ہندوستان میں اقلیتوں کے حقوق

اقلیت کا تصور اور اس کے بارے میں مکمل معلومات حاصل کرنا اشد ضروری ہے۔ ہندوستان میں اقلیتوں کو کیا کیا حقوق حاصل

ہیں؟ کس طرح ڈیموکریٹک ملک میں اقلیتوں کے حقوق کو سمجھا جا سکتا ہے اور تبدیلی سازی سوسائٹی اور ابھرتے ہوئے جمہوری ملک میں اس کو کس تناظر سے لیا جاتا ہے؟ آزادی کے بعد اقلیتوں کے حقوق کے بارے میں بحث ومباحثہ جاری ہے۔ آئین میں دیے گئے ان کے حقوق کو مدنظر رکھتے ہوئے ہی ان کے بارے میں دلیل دی جاسکتی ہے۔ کثیر ثقافتی معاشرے اور قوم کو فروغ دینے میں اقلیتوں کو دیے گئے حقوق کے تحفظ کو یقینی بنانا ضروری ہے۔ ملک کی ترقی بھی اسی سے ممکن ہے۔ اب ہم اقلیتوں کے حقوق کو تفصیل سے جاننے کی کوشش کریں گے۔

1۔ ہندوستان کے مذہبی اور لسانی اقلیتوں کے لئے آئینی تحفظات

اگرچہ ہندوستان کا آئین لفظ 'اقلیت' کے الفاظ کی مکمل وضاحت نہیں کرتا اور صرف 'اقلیتوں' کا ذکر ہے۔ اس کے مطابق مذہب یا زبان پر مبنی ہے۔ اقلیتوں کے حقوق آئین میں تفصیل سے بیان کئے گئے ہیں۔

2۔ آئین میں اقلیتوں کے حقوق کو عام اور مخصوص زمروں میں بتایا گیا

آئین اقلیتوں کے دو زمروں میں بتایا گیا ہے۔ عام زمرہ اور مخصوص زمرہ۔ عام زمرہ میں حقوق وہی ہیں جو ہمارے ملک کے تمام شہریوں پر لاگو ہوتے ہیں۔ مخصوص حقوق صرف اقلیتوں پر لاگو ہوتے ہیں اور ان کی شناخت کی حفاظت کے لئے محفوظ ہیں۔ آئین نے دونوں زمروں کے درمیان فرق کو اچھی طرح سے برقرار اور محفوظ رکھا گیا ہے۔ آئین کے تمہید میں ریاست کو سیکولر ملک کا اعلان کیا ہے۔ لفظ سیکولر مذہبی اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کرتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی تمہید میں صاف طور پر بتایا گیا ہیکہ ہندوستان کے تمام شہریوں کو اظہار، عقیدہ، ایمان اور عبادت کی آزادی حاصل ہے اور انہیں برابری کی حیثیت اور مواقع فراہم ہونے چاہیے۔

2.1 ۔ ریاستی پالیسی کے رہنمایانہ خطوط اور عام زمرہ آئین کا IV حصہ

آئین کا III حصہ بنیادی حقوق کے متعلق ہے۔ جو ریاست کے علاوہ عدالتی طور پر قابل عمل ہے۔ حصہ IV شہریوں کے سماجی اور اقتصادی حقوق سے منسلک ایک اور مجموعہ ہے یہ حقوق ریاستی پالیسی کی ہدایت کے اصولوں کے طور پر جانا جاتا ہے، جو قانونی طور پر ریاست پر پابند نہیں ہیں مگر ریاست کا فرض ہیکہ ان قوانین پر عمل کرتے ہوئے قانون بنایا جائے۔ آئین کے حصہ IV، میں۔ آرٹیکل 37، میں ریاستی پالیسی رہنمایانہ خطوط کے تحت اقلیتوں کے لئے کے تحفظ کے بارے میں ہے۔

ا۔آرٹیکل (2)38 میں ریاست کو ہدایت دی گئی ہیکہ ریاست میں رہنے والے تمام افرداواور گروپس کے درمیان غیر مساوات کو ختم کیا جاے۔

۲۔آرٹیکل 46 میں ریاست کو ہدایت دی گئی ہیکہ کمزور طبقات (پسماندہ طبقات اورشیڈول ٹرائب) کے تعلیمی اور معاشی ترقی کے لئے خصوصی اقدامات کیئے جائیں۔

2.2 ۔آئین کے IV حصہ کے بنیادی فرائض کے عام زمرہ

آرٹیکل 51 میں آئین کے IV حصہ کے بنیادی فرائض کے عام زمرہ میں بشمول اقلیتوں کے تمام شہریوں کے بنیادی حقوق کے بارے میں ہدایات ہیں۔آرٹیکل 51A اقلیتوں کے حقوق کے بارے میں مندرجہ ذیل ذکر کرتا ہے۔

ا۔مختلف مذاہب‘لسانی اور علاقائی زبانیں اور تنوع علاقاجات کے تمام شہریوں کے درمیان ہم آہنگی کے جذبہ کو فروغ دیا جائے۔

۲۔ہندوستان کی ہم آہنگی اور مختلف ثقافتی زندگیوں کی حفاظت کرنے کی ذمہ داری شہریوں پر ہے۔

۳۔آرٹیکل (4)15 میں ریاست کو پچھڑے طبقات کے تعلیمی وسماجی بہتری کے لئے خاص اقدامات کرنے کے اختیارات دیے گئے ہے۔

۴۔آرٹیکل (1)16 اور (2) میں شہریوں کو ملازمت ملنے کے مساوی مواقع حاصل مہیا کرنا چاہیے۔چاہے اس کا تعلق کسی بھی مذہب‘نسل‘ سے تعلق رکھتا ہو یا پھر اس کی جائے پیدائش کہیں کی بھی ہو۔

۵۔آرٹیکل (4) 16 کے تحت ریاست کو پچھڑے طبقات کے شہریوں کے لئے ملازمت میں تحفظات دینے کا حق عطا کیا گیا ہے۔

۶۔آرٹیکل (1)25 کے تحت شہریوں کو آزادی سے اپنے مذہب پر چلنے اس کی تبلیغ کرنے کی اجازت دی گئی۔مگر شرط یہ ہیکہ اس سے دوسروں کو نقصان نہ پہنچے۔

۷۔آرٹیکل 26 کے تحت عوامی مفاد کے صحت اور اخلاقیات کے لئے مذہبی اور خیراتی ادارے قائم کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ مذہبی ادارہ جات کے معاملات کے لئے خود کا انتظام کرنا ضروری ہے۔

۸۔کسی مخصوص مذہب کے فروغ کے لئے ٹیکس یا کسی بھی ادائیگی کے لئے مجبور کرنے کی ممانعت ہے۔

۹۔ریاست کے قائم کردہ اسکولس میں مذہبی اعتبار سے حاضری دینے کی اجازت دی گئی ہے۔

اقلیتوں کے لئے عطا کردہ مخصوص حقوق

اقلیتوں کے لئے مخصوص حقوق مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔آرٹیکل (1)29 کے تحت کسی بھی شہری کی زبان‘ اسکرپٹ یا ثقافت کو برقرار رکھی جائے۔

۲۔آرٹیکل (2)29 کے تحت تمام مذہبی اور لسانی اقلیتوں کو اپنی پسند کے تعلیمی ادارے قیم کرنے اور ان کا انتظام کرنے کا حق حاصل ہے۔

۳۔آرٹیکل (1)30 کے تحت اقلیتوں کو ان کے تعلیمی اداروں کو قائم کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔ چاہے ان کا تعلق کسی بھی مذہب یا زبان سے ہو۔

۴۔آرٹیکل (2)30 کے تحت اقلیتی تعلیمی اداروں کو ریاست سے امداد حاصل کرنے کی اجازت ہے۔

۵۔آرٹیکل 347 کے تحت کسی خاص زبان بولنے والوں کے لئے خصوصیا ختیارات دیے گئے ہیں۔

۶۔آرٹیکل A 350 کے تحت مادری زبان سے متعلق خصوصی اختیارات دیے گئے ہیں۔

۷۔آرٹیکل B 350 کے تحت لسانی اقلیتوں کے لئے خصوصی آفیسر مہیا کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔

۸۔آرٹیکل 25 کے تحت سکھ کمیونٹی کو پہننے کی اجازت دی گئی ہے۔

3۔ ہندوستان کثیر مذہبی اور کثیر لسانی ملک

ہندوستان میں کئی مذاہب کے ماننے والے لوگ بستے ہیں۔۔ مختلف بولی بولنے والے‘ مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے اور مختلف عقائد رکھنے والے آپس میں مل جل کر رہتے ہیں ۔ یہ تنوع میں وحدت کی مثال پیش کرتا ہے۔ ہندوستانی آئین میں تمام افرد کو مساوی حقوق دیے گے ہیں۔ ہندوستان ایک کثیر مذہبی ملک ہے۔ ہندوؤں کی علاوہ یہاں مسلمان‘ سکھ‘عیسائی اور بہت سے دیگر مذاہب کے لوگ رہتے ہیں۔ آئین ہر فرد کو عقیدے کی آزادی اور اپنے مذہب پر عمل کرنے اور تبلیغ کرنے کے حق کی ضمانت دیتا ہے۔

ہندوستان کی ہمہ ثقافتی‘ ہمہ مذہبی اور ہمہ ریاستوں کا سنگم بہت خوبصورت ہے۔ ایک طرف ہر شہری کو حق حاصل ہے تو دوسری طرف یہ گروپ میں شامل ہو کر اپنی ذمہ داریاں نبھاتے ہیں۔ بحصیت ایک شہری وہ اپنا کوئی بھی مذہب اپنا سکتا ہے وہ کسی بھی علاقے میں رہ

سکتا ہے۔لیکن پھر یہ ہی شہری ایک گروپ میں کام کرتا ہے تو اس گروپ میں رہنے والے مختلف مذاہب کے ماننے والے، مختلف ثقافتوں سے تعلق رکھنے والے اور مختلف بولیاں بولنے والے یکجا ہو جاتے ہیں۔ان سب کو یکجا کرنے کا سہرا دستور ہند میں دیے گئے بنیادی حقوق اور فرائض کو جاتا ہے۔

4۔ ہندوستانی کثیر ثقافتی معاشرہ میں کمزور طبقات کو تحفظ

کثیر علاقائی سماج اور کثیر مذہبی اور لسانی ملک کے دستور نے منفرد سیکولرازم کا تصور دیا گیا ہے۔تمام مذاہب پر چلتے ہوئے ہوئے بھی انہیں تمام حقوق مہیا کئے گئے ہیں۔کسی بھی کمزور طبقہ کی ترقی کے لئے اقدامات کئے گئے ہیں۔چاہے وہ کمزور طبرے کا تعلق کسی بھی مذہب، سے ہو چاہے اس کا تعلق پچھڑے طبقے سے ہو یا چاہے اسکا تعلق کسی بھی علاقے سے ہو۔

نتیجہ

اقلیتی حقوق کے بارے میں بحث کرتے ہوئے، ایک مشترکہ حوالہ دیا جاتا ہے ہندوستان میں مسلم اقلیتی طبقہ ہے۔مسلم طبقے کی اقلیت کو سیاست کے طور پر لیا جاتا ہے۔سچ دیکھا جائیتو اسی اقلیتی طبقے سے تعلق رکھنے والے افراد بہت بڑی پوزیشن میں بھی ہے۔مگر اس کا دوسرا رخ یہ ہیکہ زن کے تمام شعبہ حیات میں یہ پچھڑے پن کا شکار ہیں۔یہ ہی وجہ ہیکہ آج ہندوستانی مسلمانوں کی کثیر تعداد اپنے آئینی حقوق کو حاصل کرنے کے تگ ودو میں لگے ہوئے ہیں۔